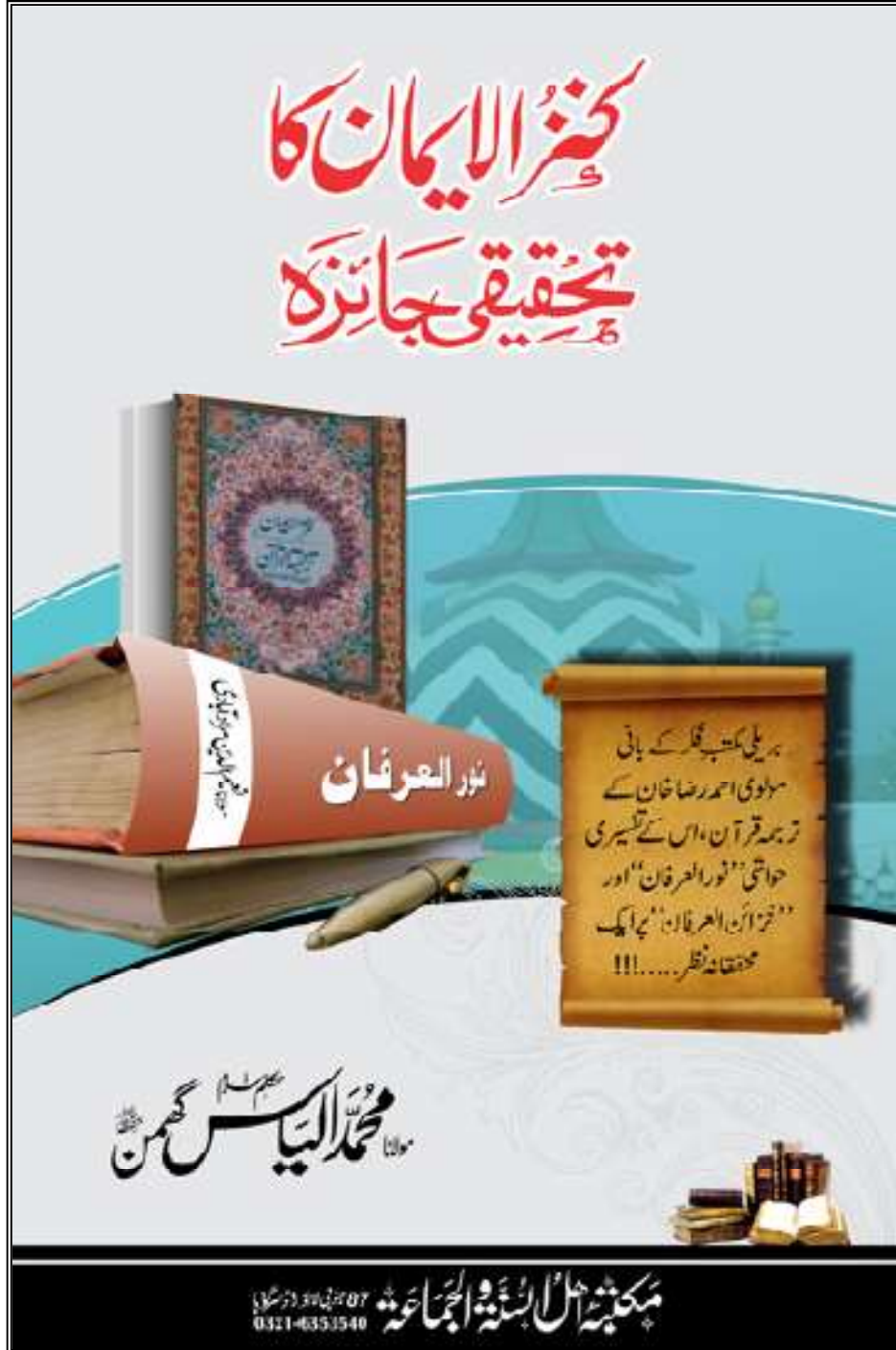




REFUTATION OF MAULANA ILYAS GHUMMAN
OBJECTION AGAINST KANZUL EMAAN
(Objection No. 5)

Compiled By:
Kabeer Ahmed Shaik

A prominent scholar from deoband, Pakistan has written a book named “**Kanzul Emaan Ka Teheqqeeqi Jaiza**”. In this book he has written uncountable lies and wrong narrations against Imam Ahmad Raza Radiallahu Anhu. Insha Allah in this small paper, I would like to expose only one objection with supporting documents for better understanding and your further research.



Objection in Page No. 234

5۔ براءت حکیم الامت تھانویؒ

مفتی صاحب لکھتے ہیں:

OBJECTION



جب انسان بے خود ہو جائے تو اس پر شرعی احکام جاری نہیں ہوتے۔

نور العرفان ص 203، پارہ نمبر 9 سورۃ اعراف آیت نمبر 150 حاشیہ نمبر 6

جب اصول بریلوی مفتی نے یہ بتا دیا تو پھر حکیم الامت حضرت تھانویؒ پر

اعتراض بے جا ہے کیونکہ حضرت تھانوی کے مرید نے بے خود ہو کر خواب میں کلمہ

پڑھا تھا۔

Objection:

Ilyas Ghumman is presenting Tafseer Noorul Quran, Chapter: Ara'f Verse No. 150 which states **“When a person is in the state of rapture/involuntary (bekhudi), then there will be no rule of sharia upon him”**. After this, Ilyas Ghumman sahab is trying to justify the kufriya statements mentioned in Journal **“Al Imdaad”** about reading the wrong kalma by one his disciples. Ghumman sahab says, when barelvis have set the above said rule, objection to the passage mentioned in **“Al Imdad”** is baseless because the disciple was also reading wrong kalma involuntarily in the dream.

Answer:

Firstly, there is no co-relation between the verse mention by Ilyas Ghumman Sahab here because both the incidents are irrelevant and non comparable. The case of Hazrath Musa Alaihissalam was entirely different compare to the status of thanvi sahab disciple. Hence it is irrelevant.

¹ Al Imdad, Page No. 35

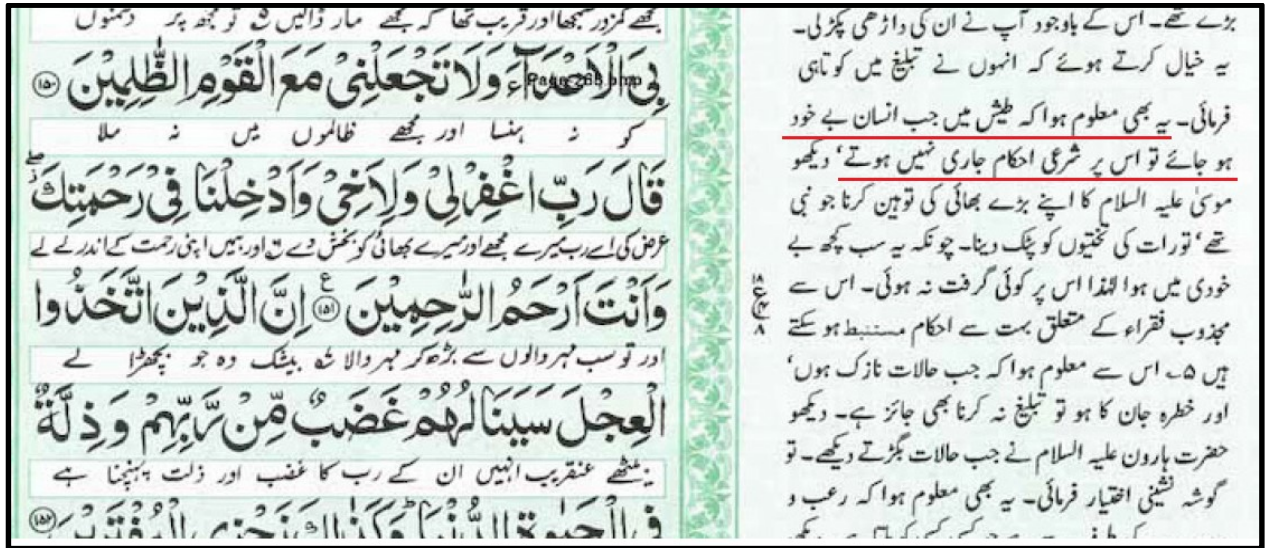
Secondly, I would like to expose the fraudulent of Ilyas Ghumman Sahab in presenting the passage in his book. He has not presented the complete text instead he presented only half of the passage. There were two stages of that incident in which the kalma was recited as given below.

- He recited first in the dream.
- Secondly he recited after wake up.

Ghumman Sahab has presented only first stage and the second is not mentioned in his book knowingly. Because he knows that, the wrong kalma was even recited in the stage of awaken and it was repeated few times. There are so many books containing justification of this passage for both stages including prominent ulamas of deoband to defend Ashraf Ali Thanvi Sahab. According to them the passage is not kufr and till today defending the same.

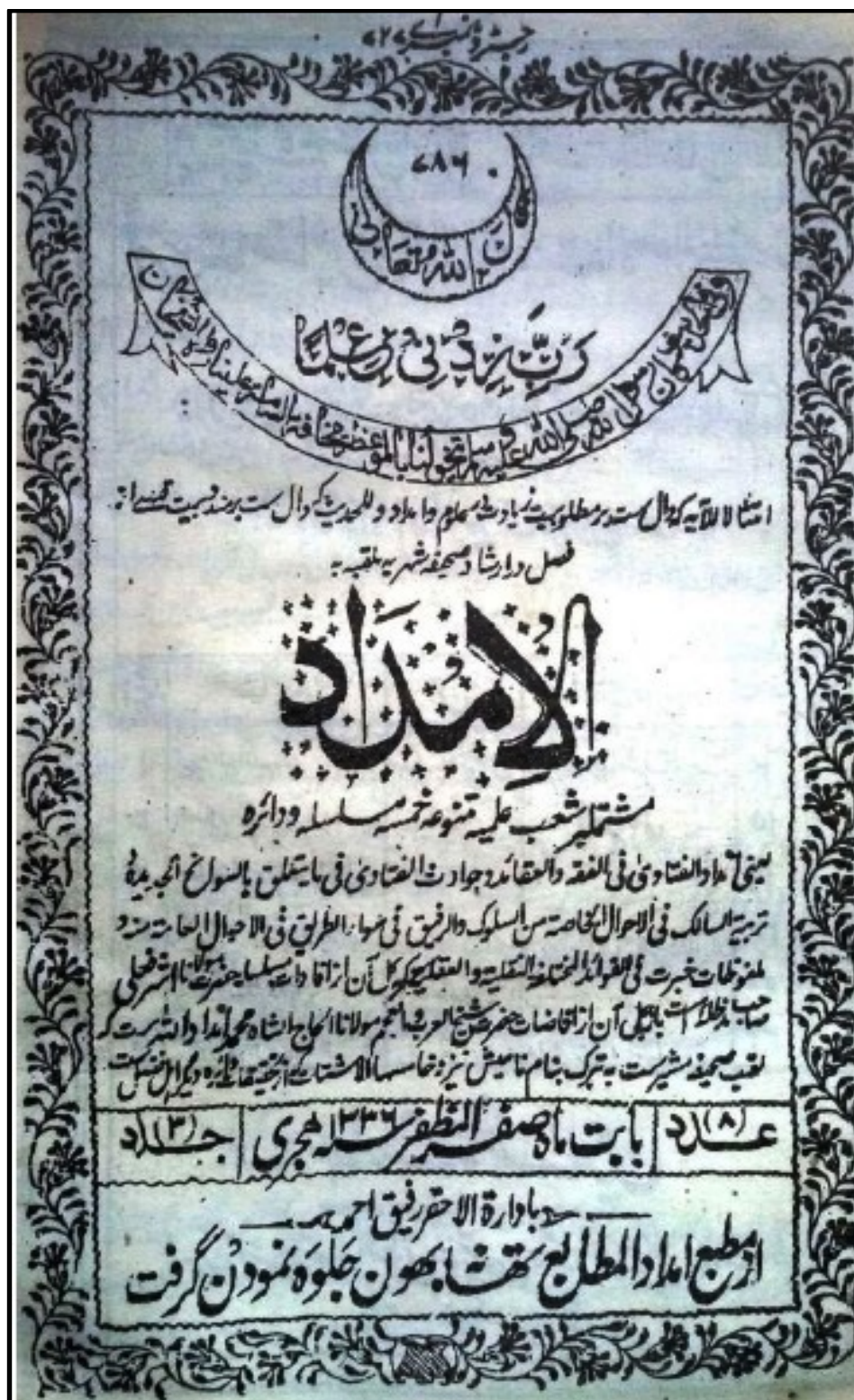
We are not here to examine whether the explanation given by deobandis is acceptable or not. You can refer all the books related to this subject for better understanding and these passages cannot be explained in one or two paragraphs.

We are here only to expose the author. I would like to refer some books below and requesting all to go through completely to understand that, when this point is already discussed from both side ulama then what is the necessary to include it inside his book **“Kanzul Emaan Ka Tehqeeq Jaaiza”** unnecessarily that too out of context.

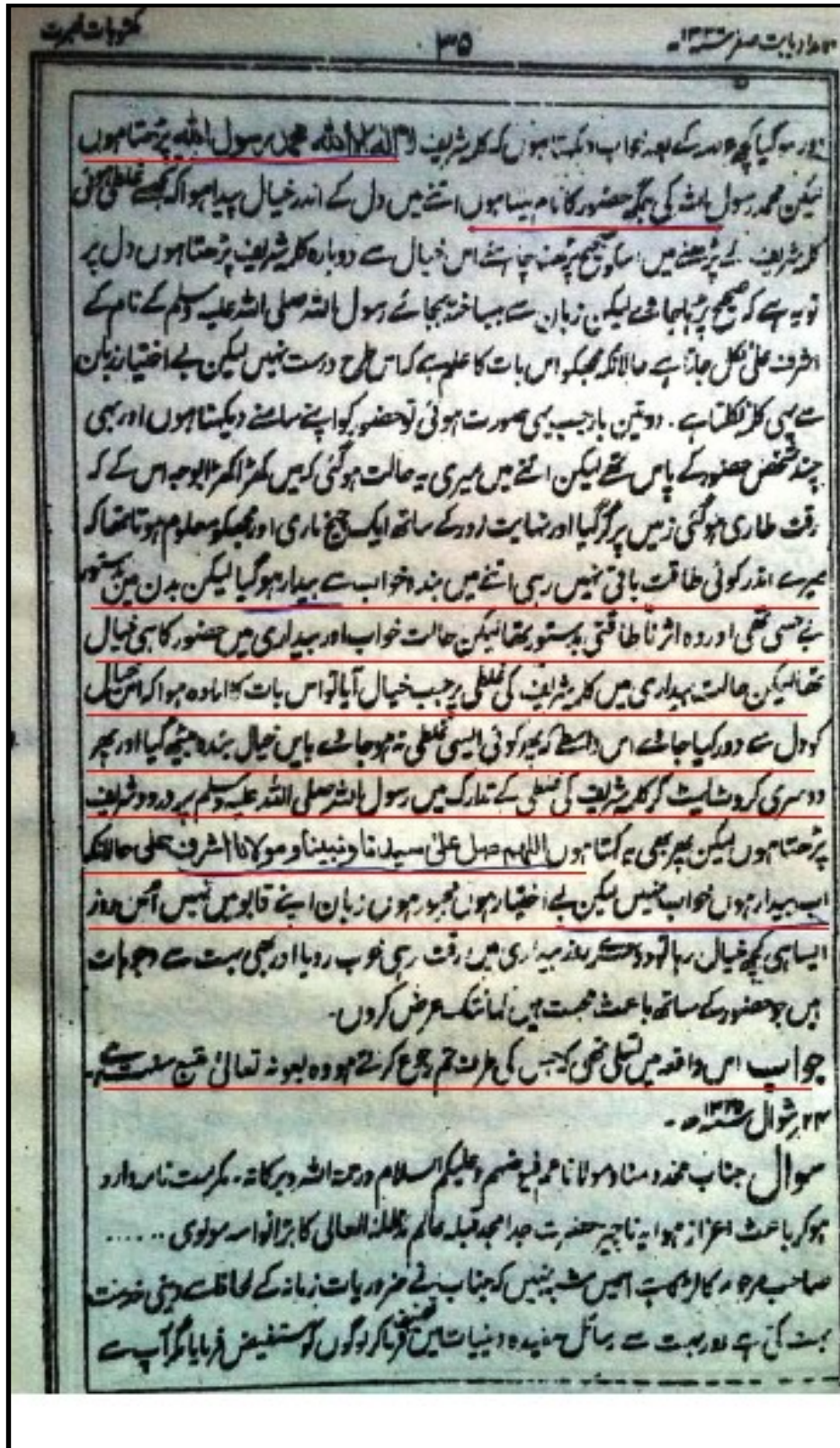


The above is the screen shot from Tafseer **Noorul Quran, Chapter: Ara'f Verse No. 150.**

Refer the below main Journal "Al Imdad" which contains the passage.

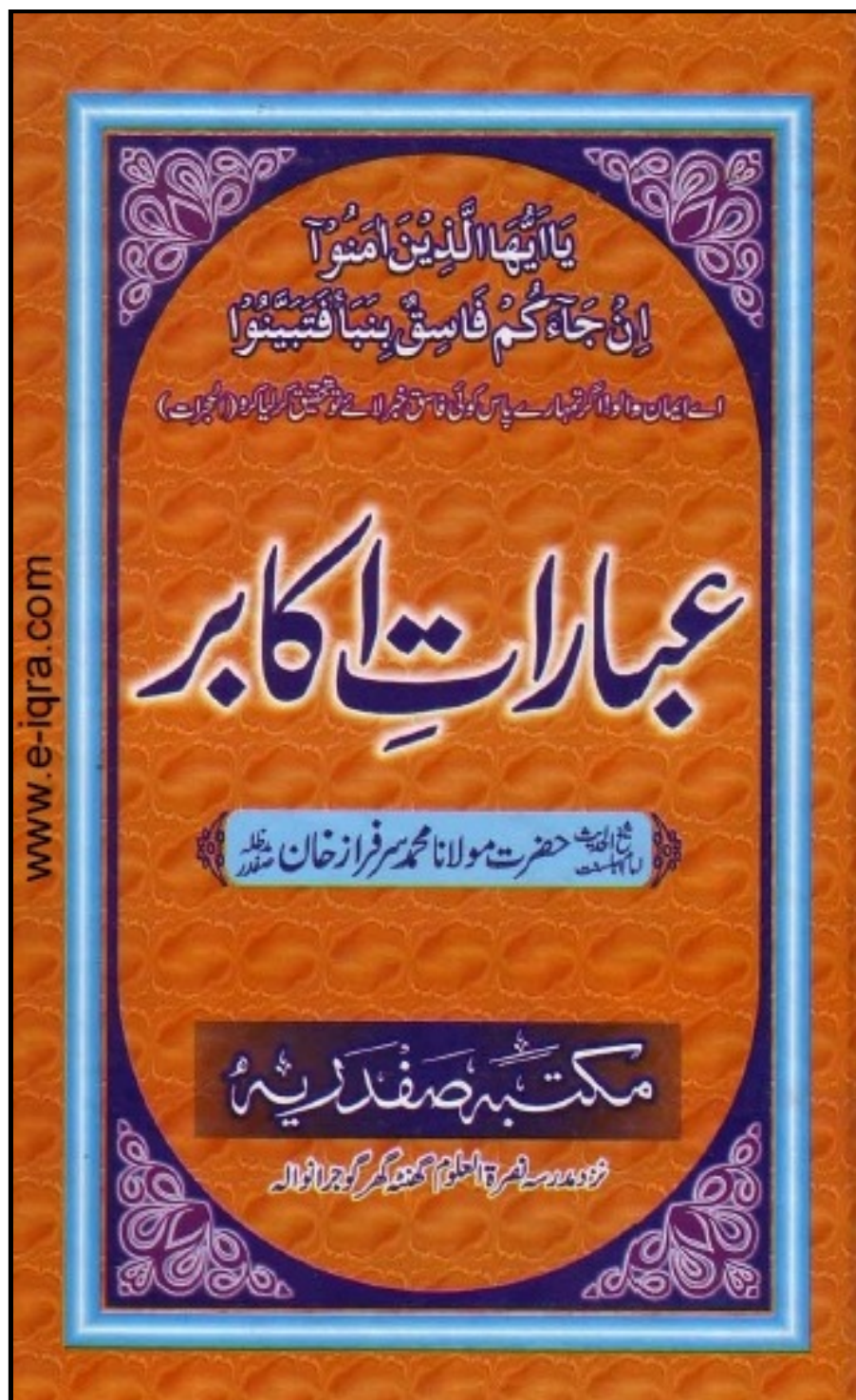






Book: Ibarat-e-aqaabir By Moulana Sarfaraz Khan Safdar

In this book he is defending all the blasphemy passages of ulama-e-deoband and tried to prove that it is not kufr. In Page No. 31, he wrote; "Those who insult or disrespect our beloved prophet ﷺ is a kafir".



آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ادنیٰ ترین توہین بھی کفر ہے

فقہائے اسلام نے نہایت وضاحت سے یہ بات کتابوں میں لکھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم کی تنقیص و توہین اور

سب و شتم اور تکذیب و عیب جوئی، صریح طور پر کفر ہے۔ چنانچہ قاضی القضاۃ، حضرت امام یوسف یعقوب بن ابراہیم الحنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ المتوفی ۸۲۷ھ لکھتے ہیں کہ۔

ایما رجل مسلم سب رسول
الله صلى الله تعالى عليه وسلم
او كذب به او عابه او تنقص
فقد كفر بالله تعالى
و بانته منه امر انه فان
قاب والاقتل =
(کتاب الخراج ص ۱۳۳)
(طبع مصر)

جس شخص نے بھی مسلمان ہو کر جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم کو گالی دی یا آپ کی تکذیب کی یا آپ پر کوئی عیب لگایا، یا آپ کی تنقیص کی تو بلاشبہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کافر ہے اور اس کی بیوی اس سے بائن اور جدا ہو جائے گی سو اگر وہ توہر کرے تو فیہا ورنہ اس کو قتل کیا جائے گا۔

اس سے بصراحت معلوم ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم کی شان رفیع کو گالی دینا یا آپ کی تکذیب و عیب جوئی کرنا یا توہین و تنقیص کرنا خالص کفر ہے جس سے اس کی بیوی اس پر حرام ہو جاتی ہے۔ مشہور مالکی امام قاضی عیاض بن موسیٰ بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ المتوفی ۵۴۴ھ لکھتے ہیں کہ


وقال محمد بن سحنون اجتمع العلماء
على ان شاتم النبي صلى الله تعالى

حضرت امام محمد بن سحنون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ تمام علماء کا اس بات پر اجماع

In page Page No. 207 & 208 he is justifying both the stages that is at the time of dream and also after wake up. But this was not mentioned by Ilyas Ghumman.

Ibarat-e-aqaabir, Page No. 207

۲۰۷



اور اسی لئے سونے والے کا کلام صدق و کذب
اور خبر و انشاء سے متصف نہیں ہوتا اور تحریر
الاصول میں ہے کہ سونے والے کا کلام بطلان
اسلام لانا یا مرتد ہو جانا، یا بیوی کو طلاق
دینا وغیرہ، یہ سب لغو اور بے کار ہے نہ
اس کو خبر کہا جاسکتا ہے اور نہ انشاء اور نہ
صدق اور نہ جھوٹ جیسے پرندوں کی آواز۔

اور ایسا ہی تکیح میں ہے پس اس
عبارت سے صراحت معلوم ہوا کہ غیث کی
حالت کا کلام نہ لغت کلام ہے اور نہ شرعاً
جیسے بھل۔

حدیث اور فقہ کے ان صریح حوالوں سے معلوم ہوا کہ غیث اور خواب کی حالت کی بات
پر کوئی فتوے صادر نہیں ہو سکتا جب مسئلہ کی حقیقت یہ ہے تو حضرت بھٹاؤی علیہ
الرحمۃ اس شخص پر کیسے فتوے لگاتے، اور کس طرح اس کو کافر اور مرتد قرار دیتے ؟

تفسیری بات | بیداری کی حالت میں غیر اختیاری طور پر زبان سے جو بات سرزد ہو،
جاتی ہے گو وہ بات کفر ہی کیوں نہ ہو شریعت اس پر بھی کفر و ارتداد
وغیرہ کا کوئی حکم اور فتوے نہیں لگاتی، قرآن کریم میں مومنوں کی زبان سے یہ دعا اللہ تعالیٰ
نے جاری فرمائی ہے۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِيتُنَا أَوْ أَخْطَاْنَا الْغَيْثَ
یعنی اے ہمارے رب اگر ہم سے کوئی بھول یا خطا سرزد ہو تو تو ہمارا مواخذہ نہ کرنا۔

والتوفی ۱۲۵۲ھ، لکھتے ہیں:

ولذا لا يتصف بصدق ولا كذب
ولا خبر ولا انشاء وغیرہ
التحریر و تبطل عبارات من
الاسلام والبردة والطلاق
ولم توصف بخبر ولا انشاء
و صدق و كذب كالحن الطيور
۱۲۵۲ھ، دہلی ج ۱ صفحہ ۱۲۵۲ فی مطلب اللہ تعالیٰ
اور آگے تحریر فرماتے ہیں کہ۔

ومثل ف التلویح فہذا
صریح فی ان کلام الناس لا
یسئ کلاماً لغت ولا شرعاً
بمغزلة المہمل ۱۲۵۲ھ ایضاً

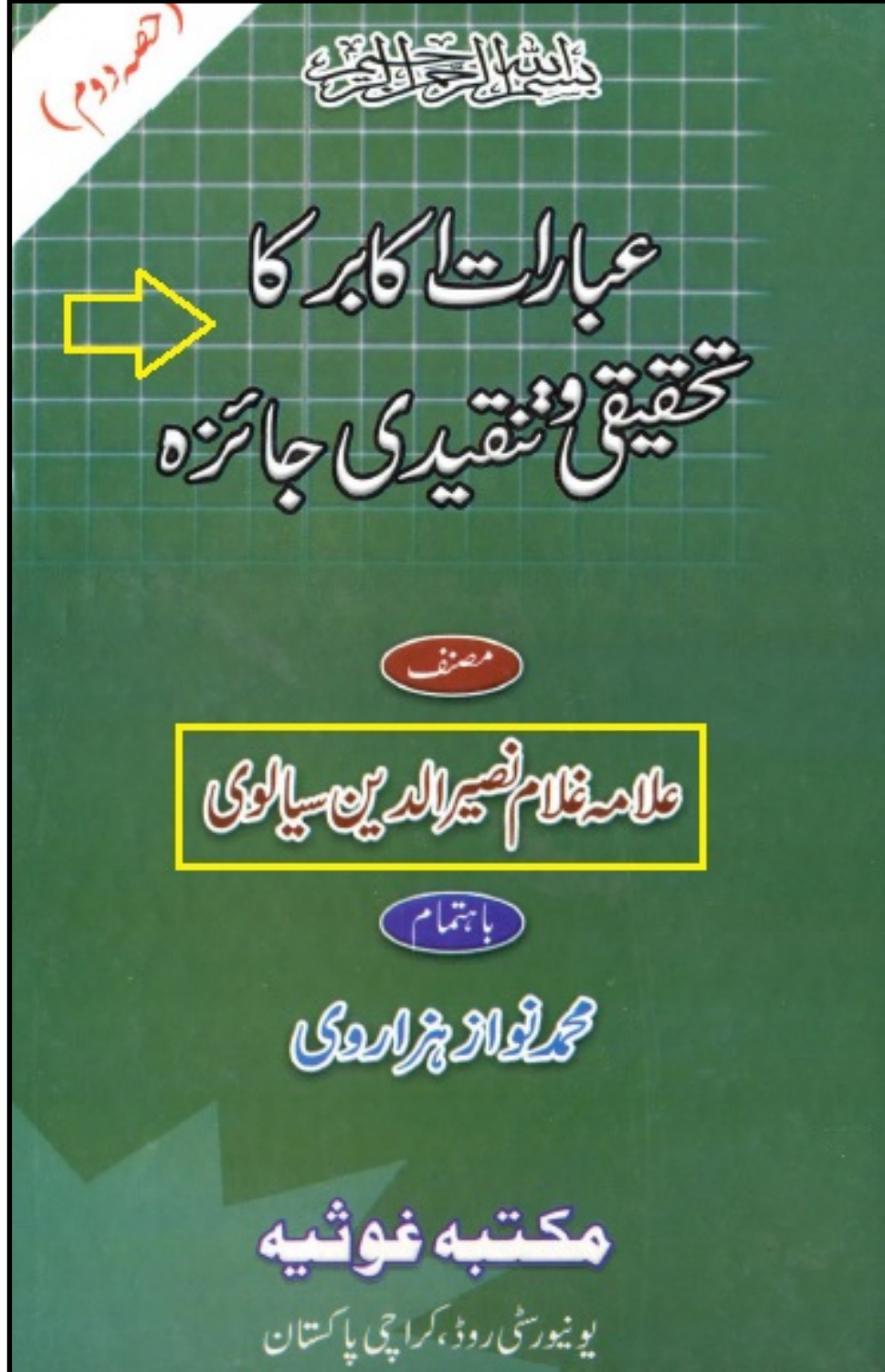
اور حدیثوں میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول فرمائی ہے۔ ملاحظہ ہو تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۳۴۳ طبع مصر بحوالہ مسلم،
اور سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ۔

ان الله تجاوز عن امتي الخطأ و
النسيان وما استكروا عليه .
مسند ۲ رواہ ابن ماجہ ۱۳۸۸ والبیہقی
ج ۲ ص ۳۵۵ والطحاوی ج ۲ ص ۵۷۵ والحاکم ج ۲
ص ۱۹۸ عن ابن عباس وصحہ و
السیوطی فی الجامع الصغیر ج ۲ ص ۳۲
عن ثوبان وقال صحيح ،

اس سے معلوم ہوا کہ خطا کی صورت میں اگر کفر وغیرہ کا کوئی کلمہ زبان سے نکل جائے تو اس پر شرفاً کوئی گرفت نہیں ہے۔ سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں آتا ہے کہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ۔ اللہ تعالیٰ اپنے گنہگار بندہ کی توبہ پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جیسے کوئی مسافر کسی بے آب و گیاہ لہو و حق میدان میں جا رہا ہو اور وہاں اس کی سواری کا اونٹ جس پر اس کے کھانے پینے کا سامان بھی لدا ہوا ہو، اس سے گم ہو جائے اور وہ ادھر ادھر تلاش کر کے اس سے ناامید ہو کر مرنے کے لئے کسی درخت کے سایہ میں آ بیٹے پھر اسی حال میں اس کی آنکھ بھی لگ جائے پھر بھڑمی دیر کے بعد اس کی آنکھ کھلے تو وہ یہ دیکھے کہ اس کا اونٹ مع اپنے ساز و سامان کے اس کے پاس کھڑا ہوا ہے اور اس کی زبان سے بے انتہار خوشی میں یہ لفظ نکل جائیں۔

Book: Ibarat-e-aqaabir Ka Tehqeeqi O Tanqeedi Jaaiza By Moulana Ghulam Naseerudin Sialvi

This book has exposed all the misquotations by Maulana Sarfaraz Khan Safdar in his book “**Ibarat-e-aqaabir**”. This is a great refutation with clear details.



مولوی اشرف علی تھانوی کا اپنا کلمہ پڑھنے والے کی حوصلہ افزائی کرنا

مولوی اشرف علی نے اپنے رسالہ ”الامداد“ میں لکھا ہے کہ ایک آدمی نے صبح سے لے کر شام تک کلمہ اس طرح پڑھا ”لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ“ اور پھر خط لکھ کر تھانوی کو ساری صورت حال بتلائی کہ میں صحیح کلمہ شریف پڑھنا چاہتا تھا لیکن بجائے نبی پاک ﷺ کے نام مبارک کے تیرا نام منہ سے نکل جاتا تھا۔ تو جواب میں تھانوی نے لکھا کہ اس میں اشارہ ہے کہ جدھر تو متوجہ ہے وہ بعونہ تعالیٰ عین مقیع سنت ہے۔

اس عبارت پر ہم سیر حاصل بحث اسی کتاب کے پہلے حصے میں کر چکے ہیں مزید چند امور قابل غور ہیں۔

مولوی سرفراز صاحب فرماتے ہیں کہ فتح القدیر اور کشف الاسرار کے اندر لکھا ہوا ہے کہ انسان مرتد بننا ہے جب اس کا عقیدہ تبدیل ہو جائے۔ تو مولوی سرفراز کہتا ہے کہ جو آدمی مولوی اشرف علی تھانوی کا کلمہ پڑھ رہا تھا اس کے دل میں تو یہی ہے کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں لہذا وہ مرتد نہیں ہوگا۔ کیونکہ مرتد تو تب ہوتا جب اس کا عقیدہ غلط ہوتا۔

تو اس کے جواب میں گزارش ہم پہلے کر چکے ہیں کہ فتح القدیر اور کشف الاسرار میں جو عبارتیں ہیں وہ نشے والے آدمی کے بارے میں ہیں اور ہم نے فتح القدیر کی پوری عبارت بھی نقل کی تھی۔ لیکن ہم اس امر کی مزید وضاحت کرنا چاہتے ہیں ممکن ہے کوئی کہے کہ فتح القدیر والوں نے نشے کی حالت میں کلمہ کفر کہنے والے کو کافر نہ ہونے کی وجہ یہی بیان کی ہے کہ اس کا عقیدہ وہ نہیں ہے جو اس کے زبان پر ہے۔ لہذا اس عبارت سے ہر آدمی کے لئے گنجائش نکل آئے گی جس کا عقیدہ ٹھیک ہو اور زبان سے کلمہ کفر کہے۔ کیونکہ عدم کفر کی علت عقیدے کا درست ہونا ہے۔ لہذا تھانوی صاحب کا مرید کافر نہ ہوگا کیونکہ

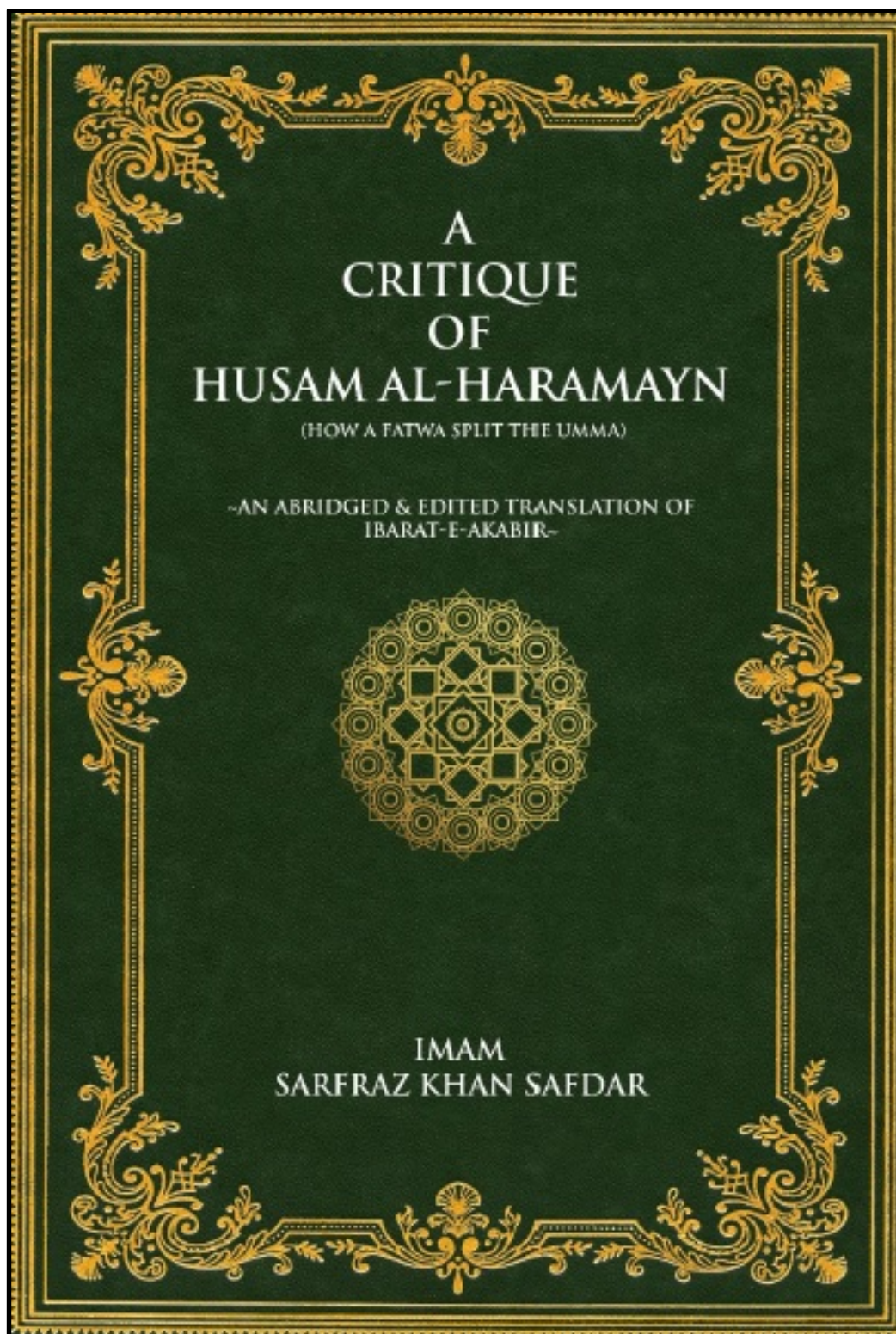
۳۸۶

اس کے دل میں یہی تھا کہ کلمہ شریف ٹھیک پڑھوں۔

اس سلسلہ میں گزارش ہے کہ ایک ہے باقی کلمات کفر کا حکم اور ایک ہے سرکار کی شان میں گستاخی کرنے کا حکم۔ تو جو آدمی سرکار کی شان میں گستاخی کرے گا وہ چاہے نشے میں ہو یا اس کی زبان اس کے قابو میں نہ ہو پھر بھی اس کو کافر سمجھا جائے گا۔ رشید احمد گنگوہی فتاویٰ رشیدیہ میں لکھتے ہیں کہ ”اگر کسی آدمی نے سرکار کی گستاخی کا ارادہ نہ بھی کیا ہو بلکہ اس کی جہالت کی وجہ سے گستاخی سرزد ہو گئی ہو یا قلق یا نشے نے اس کو مجبور کیا ہو یا زبان کے بے قابو ہونے کی وجہ سے اس نے گستاخی کی ہو ہر صورت میں اس کا حکم یہی ہے کہ اس کو قتل کر دیا جائے بغیر کسی تاخیر کے۔“ (فتاویٰ رشیدیہ جلد 3 صفحہ 31)

اس سے ثابت ہو گیا کہ سرکار ﷺ کی شان میں گستاخی باقی کلمات کفر کی طرح نہیں ہے اور یہ طے شدہ بات ہے کہ اشرف علی رسول اللہ پڑھنا سرکار ﷺ کی شان میں گستاخی ہے کیونکہ گنگوہی صاحب فتاویٰ رشیدیہ میں کہتے ہیں کہ گستاخی کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ آدمی سرکار ﷺ سے اس چیز کی نفی کرے جس کا ثبوت آپ کے لئے ضروری ہے۔ اور نبی پاک ﷺ کے لئے رسالت کا ثبوت ضروری ہے اور تھانوی کا مرید اس وصف کی سرکار ﷺ سے نفی کر کے تھانوی کے لئے ثابت کر رہا ہے۔ پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ کلمہ شریف کے دو جز ہیں پہلے جز کا تلفظ کرتے وقت اس کی زبان قابو میں رہتی ہے اس وقت اس کی زبان سے نہیں نکلتا الا الا اشرف علی، دوسرے جز کا تلفظ کرتے وقت اس کی زبان بے قابو ہو جاتی ہے نیز سرفراز صاحب ارشاد فرمائیں اگر دل میں عقیدہ ٹھیک ہو تو پھر زبان سے کلمہ کفر بولنے سے ارتداد محقق نہیں ہوتا تو اس طرح تو لوگوں کو پھر کھلی چھٹی مل جائے گی کہ جو چاہیں خرافات بکتے پھریں۔ مثلاً ایک آدمی کسی کو گالیاں دیتا ہے تو اس کا عقیدہ تو نہیں ہوتا کہ یہ دیا

Refer another book By Maulana Sarfaraz Khan Safdar defending passages of ulama-e-deoband. Here also he has clearly justified both the stages of kalma recitation by disciple of Ashraf Ali Thanvi Sahab.



“A Critique of Hussamul Harmain”, Page No. 70

70

The Second Objection: A Dream in Which Someone Said “Ashraf Ali is The Messenger of Allah”

Along with the aforementioned accusation against Mawlana Ashraf Ali Thanavi, there is another oft-repeated accusation some Brelvis cite for declaring this Muslim scholar a disbeliever. One of Mawlana's spiritual disciples saw a dream in which he saw himself reading the testimony of faith as: *There is no god except God and Ashraf Ali is the Messenger of Allah*. Then when he awoke, he attempted to invoke blessings (salat) upon the Messenger ﷺ thus: *O God send your blessings upon our leader, our prophet and master Ashraf Ali*. As far as the dream is concerned, Mawlana Thanavi interpreted it as being a sign telling the seer that the person you have turned to in order to learn your religion is, by Allah's help, someone who truly adheres to the Sunna. The objection that followed upon this can be broken in to three parts:

- (A) That Mawlana Thanavi (We seek Allah's protection) made a claim to prophethood.
- (B) Mawlana Thanavi failed to reprimand the person involved even though he was deserving of this. Nor did he advise him to repent, renew his faith and marriage even though this person had become a disbeliever. Rather, Mawlana Thanavi remained happy and content with his disbelief. As such, because of the rule: *Contentment with disbelief is disbelief*, he too is a disbeliever.
- (C) Why did Mawlana Thanavi interpret such satanic whispers in the favourable terms he did? Mawlana Umar introduced this topic in his book with the heading: *The Testimony of Faith of the Deobandis is also different to the Muslims*.¹⁵⁸

Response

It is appropriate that we first present the actual words of the disciple, then we will be in a better position to say something. This was the passage from the actual letter the disciple sent to Mawlana Thanavi:

I want to sleep and after a while I had a dream in which I saw myself reading the testimony: *There is no god but Allah and Muhammad ﷺ is the Messenger of Allah*, but instead of Muhammad ﷺ is the Messenger of God, your respected name comes from my mouth. It occurs to me in the dream that I have made a mistake in reciting the testimony, and I need to correct it. So I read the testimony again, aiming to read it properly, but without my choosing instead of the name of the Messenger of Allah ﷺ the name Ashraf Ali comes out again. Though I know as I am saying it that this is wrong, I am not in control and several times it is this testimony that comes out. Then I see that the Messenger of Allah ﷺ is in front of me and there are a few other people around him. Very quickly my state changes and I collapse on the floor weeping. I let out a loud cry and feel as though I have no strength left in me. It was then that I woke up though my body remained lifeless and I continued to feel powerless. In both my dream and when awake I continued to think about the Messenger ﷺ. However, when I remembered that I uttered the testimony incorrectly, I became determined to remove this thought from my heart so that such a mistake does not happen again. I sat up in bed a while and then lying on my other side I began, in order to atone for my mistake, to invoke blessings upon the Messenger ﷺ. But even as I do this the words: *O God send blessings upon our leader, our prophet and our master Ashraf Ali* come out. This is during the wakeful state not sleep. I feel compelled in this, my tongue is not in my control. This day was spent thinking upon these matters. The following day I wept most of the time. I cried much. I have many reasons that have increased my love for our respected sir which I cannot begin to mention.¹⁵⁹

This passage clearly states that the mistake that occurred in the testimony of Faith was in a dream. The person concerned was very upset by it, to the point he felt it wrong during the dream itself. These words were however coming out of his mouth unintentionally. Then when he was awake and he recites the invocation incorrectly, he adds explicitly that it was done involuntarily (*bey-ikhtiyar*). This means that he was compelled, and that his tongue was not in his control. Further, he says he cried greatly because of this. Let us reflect on a few points seriously.

An Apparently Negative Dream Can Have A Positive Meaning

A dream comes in a particular form, but it will conceal a hidden meaning that is termed *ta'beer*. It sometimes happens that the dream seems very pleasant and full of glad-tidings, but its reality or interpretation is the exact opposite. Sometimes, it seems the dream is extremely foreboding and scary, but its reality is one of good news and positivity. When the interpretation is then mentioned

¹⁵⁸ *Miqat-e-Hanafiyyat*, p.196.

¹⁵⁹ Printed in the *Journal Al-Ihtida*, p. 35, Safi, 1336 Hijri.

Refer clear passage from above book page no. 70 for details.

increased my love for our respected sir which I cannot begin to mention.¹⁵⁹

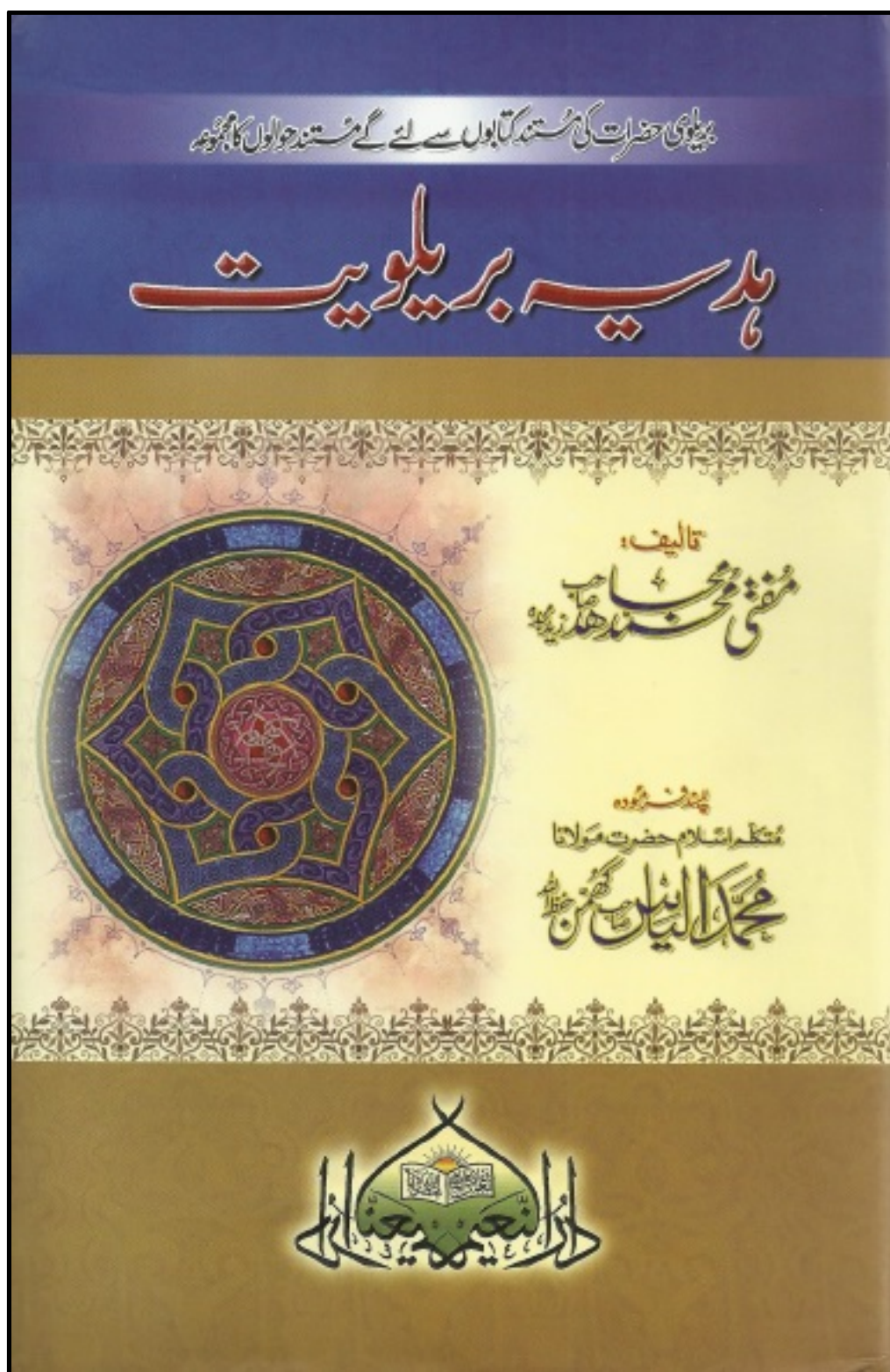
This passage clearly states that the mistake that occurred in the testimony of Faith was in a dream. The person concerned was very upset by it, to the point he felt it wrong during the dream itself. These words were however coming out of his mouth unintentionally. Then when he was awake and he recites the invocation incorrectly, he adds explicitly that it was done involuntarily (*bey-ikhtiyar*). This means that he was compelled, and that his tongue was not in his control. Further, he says he cried greatly because of this. Let us reflect on a few points seriously.

An Apparently Negative Dream Can Have A Positive Meaning

A dream comes in a particular form, but it will conceal a hidden meaning that is termed *ta'beer*. It sometimes happens that the dream seems very pleasant and full of glad-tidings, but its reality or interpretation is the exact opposite. Sometimes, it seems the dream is extremely foreboding and

“Hadiya Barelviat” By Mujahid Ali

This author also justifies the same above.



۴۱۸

ہدیہ بریلویت

تحقیقی جواب

اس اعتراض پر تفصیلی جواب دینے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ کو انوار حضرت تھانوی کے اس ارادہ مند کے اپنے الفاظ میں بقدر ضرورت نقل کر دیں۔

صاحب کہتے ہیں کہ:

اور سو گیا کچھ عرصہ بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ تھو سے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے پڑھنے میں اس کو صحیح پڑھنا چاہئے اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں دل پر یہ ہے کہ صحیح پڑھا جاوے لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ کے صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں ہے لیکن بے اختیار زبان سے یہی نکل جاتا ہے۔

تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہو گئی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہو گئی زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ چیخ ماری۔ اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہ رہی اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی اور وہ اثر نا طاقتی بدستور تھا لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی خیال تھا لیکن حالت بیداری میں جب کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جاوے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جاوے ہاں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کمرٹ لیت کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں اللہم صلی علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف

عسلی۔ حالانکہ اب بیدار ہوں خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں۔ اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا تو دوسرے روز بیداری میں رقت لائی خوب رویا اور بھی بہت سے (وجوہات ہیں) جو حضور (یعنی حضرت تقی النبی) کے ساتھ باعث محبت ہیں کہاں تک عرض کروں۔

﴿الامداد ص ۳۵، ماہ صفر ۱۳۳۶ھ﴾

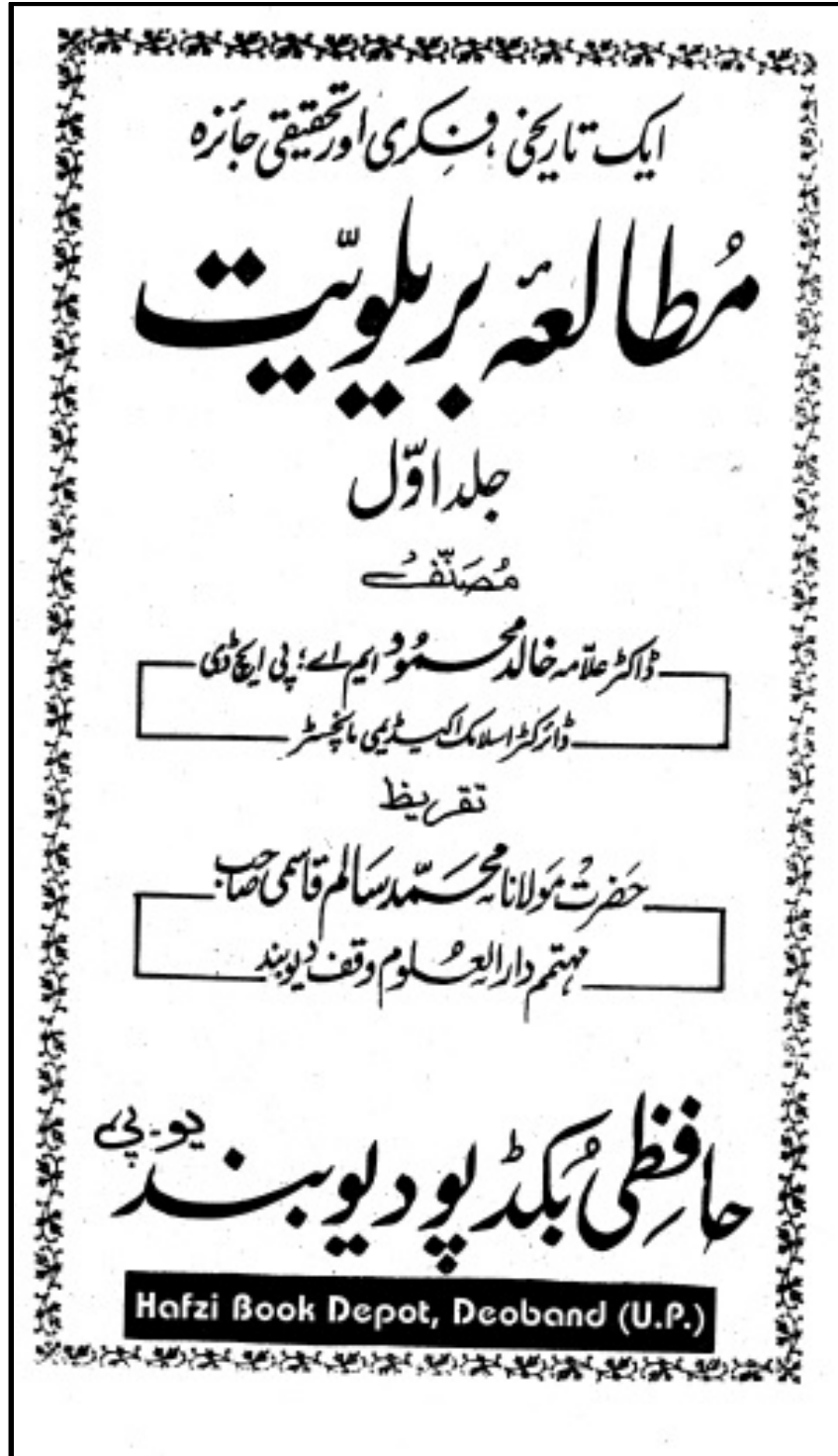
اس عبارت میں اس بات کی تصریح ہے کہ کلمہ علیہ کی غلطی خواب میں ہوئی تھی اور صاحب خواب اس پر خاصہ پریشان ہوا اور خواب میں بھی اپنی غلطی کا احساس کرتا رہا لیکن بے ساختہ زبان سے غلط کلمہ نکلتا رہا اور جب بیداری میں درود شریف قلم پڑھا تو اس میں بھی وہ کہتا ہے کہ ”بے اختیار ہوں، مجبور ہوں، زبان قابو میں نہیں ہے۔۔۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ اپنی اس غلطی پر بھی وہ ”خوب رویا“۔ اب اس مقام پر چند باتیں قابل غور ہیں ذرا سخیل سے دل سے اس پر غور فرمائیں۔

(۱) پہلی بات خواب کی ایک صورت ہوتی ہے اس میں پنہاں ایک حقیقت ہوتی ہے جس کو تعبیر کہتے ہیں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ خواب بڑا خوشنما ہوتا ہے لیکن اس کی تعبیر انتہائی بھیانک اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ خواب بظاہر بڑا خوفناک لیکن اس کی تعبیر خوش آئین ہوتی ہے اور تعبیر سامنے آنے کے بعد خواب دیکھنے والے کی خوشی کی کوئی انتہاء نہیں رہتی۔ اس دوسری مد کے خوابوں کے بارے میں بطور اختصار صرف دو حوالے عرض کروں گا۔

جلو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چچی حضرت ام الفضل بنت الحارث نے ایک خواب دیکھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ آج رات میں نے ایک برا خواب دیکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کیا خواب ہے۔ انھوں نے فرمایا وہ بہت ہی سخت (اندیشہ) ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بتاؤ تو سہی کہ خواب کیا

Dr. Khalid Mahmood is one of the prominent scholars of devbandis. He has written uncountable baseless objections against Imam Ahmed Raza in his book “**Mutala Barelviat**”. The same dream issue is justified by him as well. Kindly refer below.

“**Mutala Barelviat**” By Dr. Khalid Mahmood



۳۶۷

ان تصریحات سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ اس تعبیر میں پہلے شخص نہیں آپ سے پہلے بھی معتقین اہل البنتہ یہ تعبیر اختیار کر چکے ہیں۔

نہ من تنہا دریں مے خانہ مستم

جنید و شبلی و عطار ہم مست!



دیوبندی مذہب لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ

مولانا احمد رضا خاں کے خلیفہ مولانا احمد سعید کانہی نے الحق البین کے نام سے ایک کتاب لکھی اس میں مغلی سرخی ”دیوبندیوں کا مذہب“ باندھ کر آپ نے لکھا۔

اشرف علی تھانویؒ نے نہ صرف خواب بلکہ بیداری کی حالت میں

لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ پڑھنے کو اپنے متبع سنت

دیوبندیوں کا مذہب

ہونے کا اشارہ غیبی قرار دے کر پڑھنے والے کی حوصلہ افزائی کی ہے۔

کانہی صاحب یہ الزام باندھنے میں مولانا احمد رضا خاں سے بھی آگے نکل گئے ہیں اور آپ نے یہاں تین کھلی خیانتوں کا ارتکاب کیا ہے۔

۱۔ بیداری کی حالت کے ساتھ بے اختیار کے الفاظ نہیں لکھے — آخر کیوں؟ کیونکہ جو الفاظ زبان سے بے اختیار سے نکلیں زبان پر قابو نہ رہے تو شریعت ان پر تعزیر نہیں لگاتی اور آخرت میں بھی ان پر مواخذہ نہیں۔

۲۔ مولانا تھانویؒ نے بے اختیار سے صادر ہونے والے ان الفاظ کو آئندہ پڑھنے اور اختیار سے پڑھنے کی کہیں تلقین نہیں کی مولانا احمد سعید کانہی کا اسے پڑھنے والے کی حوصلہ افزائی قرار دے کر کھلا جھوٹ بولا ہے۔ بے دین طبقے علماء کی زبان سے اس قسم کے جھوٹ سن کر دین سے ہزار ہوتے جا رہے ہیں۔

الحق البین ص ۵۵ شائع کردہ محنت فریدیہ ساہیوال۔

۳۶۸

۳۔ اس خواب کے واقعہ کو اور بیداری کے غیر اختیاری سانحہ کو ایک فرقے کا مذہب قرار دینا اور اس پر دیوبندیوں کا مذہب کی سی جلی سرخی باندھنا معترض کی انتشار پسندی اور اندازِ ذہنی شقاوت کا واضح پتہ دیتا ہے۔

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے جس مرید نے یہ خواب دیکھا تھا اس نے اس کے خواب ہونے اور حالتِ بیداری میں اپنی بے اختیاری حالت ہونے کی پوری تصریح کر دی تھی اور مولانا احمد سعید کاظمی کو بھی اس پس منظر کا پورا علم تھا مگر افسوس کہ جس وقت وہ یہ سطور قلب بند کر رہے تھے ان کا دل خوفِ خدا سے یکسر خالی تھا۔

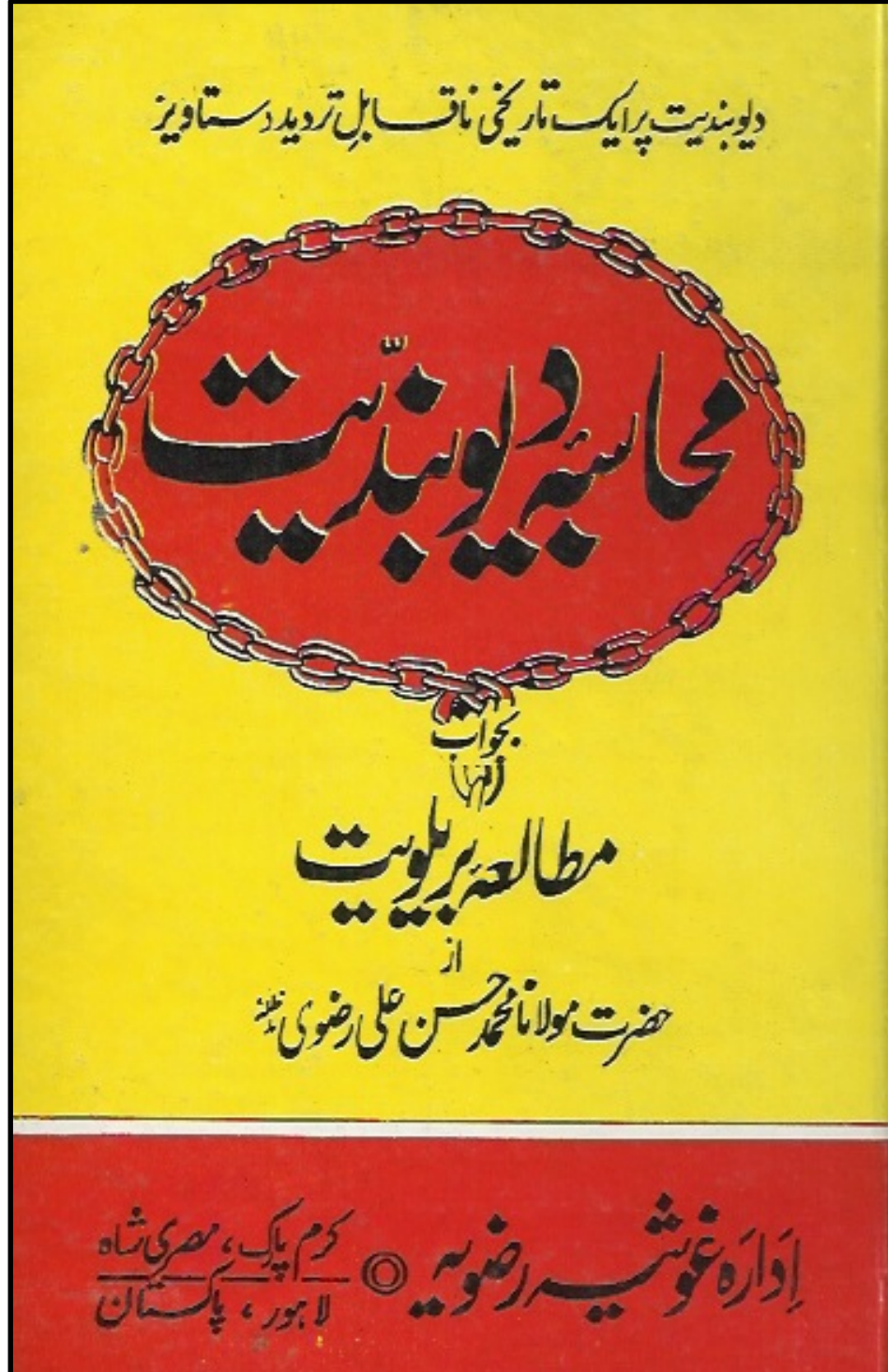
اصل واقعہ کاظمی صاحب نے خود ماہنامہ الفرقان جلد ۳ نمبر ۱۲ کے صفحہ ۸۵ سے ان الفاظ میں

نقل کیا ہے :-

خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ تجھ سے غلطی پیدا ہوئی۔ کلمہ شریف کے پڑھنے میں اس کو صحیح پڑھنا چاہیئے۔ اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں۔ دل پر توبہ ہے کہ صحیح پڑھا جائے لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے اشرف علی ٹکل جاتا ہے حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے..... اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا لیکن بدن میں بدستور بے جی تھی اور وہ اثر ناخوشی بدستور تھا لیکن جب حالتِ بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دُور کیا جائے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جائے۔ بائیں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کرٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں اللہ صلی علی سیدنا ونبینا و مولانا اشرف علی حالانکہ اب بیدار ہوں خواب نہیں۔ لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں

I would suggest you to read the below excellent refutation to “Mutala Barelviat” by Moulana Mohammed Hasan Ali Razvi. In this book he has refuted Dr. Khalid Mahmood with authentic sources.

“Muhāsiba Devbandiat” By Muhammed Hasan Ali Razvi



Note: I have mentioned only few books here just for references. There are so many books justifying the same. According to deobandis these passages does not contain any kufr. Even after the entire incident Thanvi sahab never insist his disciple to make taubah. I request the readers to go through all related books for complete details. Attaching all here is not possible.

Conclusion:

- 1) Objection is irrelevant to the related Tafseer Noorul Irfan.
- 2) Author is trying to justify the passage which contains kufr from “Al Imdad”.
- 3) Author has mentioned only half passage and remaining is hidden.
- 4) According to devbandi scholars in both the stages (Dream+Wakeup) the words read by disciple is correct and does not contain any kufr.
- 5) The words “**Bay-Iqtiyar**”, “**Bay-Khud**”, “**Majboor**” are misquoted to defend Ashraf Ali Thanvi Sahab.
- 6) Those who want to know the truth shall spend time to read and understand all passages.
- 7) Only references are given here and requesting to read below referred books.

References:

- 1) “Kanzul Emaan Ka Teheqeeqi Jaiza” By Ilyas Ghumman.
- 2) “Tafseer Noorul Irfan” by Mufti Ahmed Yarkhan Nayeemi Rahmathullah Alaihi.
- 3) “Ibarat-e-aqaabir” By Sarfaraz Khan Safdar.
- 4) “Ibarat-e-aqaabir Ka Tehqeeqi O Tanqeedi Jaaiza” By Moulana Ghulam Naseerudin Sialvi.
- 5) “Mutala Barelviat” By Dr. Khalid Mahmood.
- 6) “Hadiya Barelviat” Mujahid Ali.
- 7) “A Critique of Hussamul Harmain” By Sarfaraz Khan Safdar.
- 8) “Al Imdad” By Ashraf Ali Thanvi.
- 9) “Muhasiba Devbandiat” By Muhammed Hasan Ali Razvi.

Feedback:

Please kindly send your feedback and valuable suggestion to my email for any mistakes and improvements.

Name: Kabeer Ahmed Shaik

Email: gulamnawaz@yahoo.co.in

Whatsapp: +971544 230155